— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ کل عصر کے بعد حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر انسان تقویٰ کا طالب ہے تو ضروری ہے کہ تدبیر اور دعا دونوں سے کام لے

جو لوگ تدبیر اور دعا دونوں کا حق بجا لاتے ہیں خدا تعالیٰ ضرور ان پر رحم کرتا ہے

"جو شخص نری دعا ہی کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ شخص گناہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا وہ بھی شوخی کرتا اور خدا تعالیٰ سے استغنا ظاہر کر کے اپنی تجویز اور تدبیر اور زور بازو سے نیکی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن مومن اور سچے مومن کا یہ شیوہ نہیں۔ وہ تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیتا ہے۔ پوری تدبیر کرتا ہے اور پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ کر دعا کرتا ہے۔ اور یہی تعلیم قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ میں دی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جو شخص اپنے قویٰ سے کام نہیں لیتا وہ نہ صرف اپنے قویٰ کو ضائع کرتا اور ان کی بے حرمتی کرتا ہے بلکہ وہ گناہ کرتا ہے۔۔۔

اس میں شک نہیں ہے کہ انسان بعض اوقات تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تدبیر پر کلی بھروسہ کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو کچھ نہیں اور دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ جس کھڑکی کی راہ سے معصیت آتی ہے پہلے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کیا جاوے۔ پھر نفس کی کشاکش کے لئے دعا کرتا رہے۔ اسی کے واسطے کہا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ اس میں کس قدر ہدایت تدبیر کو عمل میں لانے کے واسطے کی گئی ہے۔ تدابیر میں خدا کو نہ چھوڑے۔ دوسری طرف فرماتا ہے ادعونی استجب لکم۔ پس اگر انسان پورے تقویٰ کا طالب ہے تو تدبیر کرے اور دعا کرے دونوں کو جو بجا لانے کا حق ہے بجا لائے تو ایسی حالت میں خدا اس پر رحم کرے گا۔ لیکن اگر ایک کرے گا اور دوسری کو چھوڑے گا تو محروم رہے گا۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

امام مسجد لنڈن مکرم چوہدری رحمت خان صاحب

آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

ربوہ — امام مسجد لنڈن مکرم چوہدری رحمت خان صاحب آج مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۶۴ء کو ساڑھے آٹھ بجے شب بذریعہ کار لائل پور سے ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ احباب بوقت مقررہ بس کے اڈہ پر تشریف لا کر آپ کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم مرزا محمد ادریس صاحب

بخیریت جنجہ پہنچ گئے

مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما انچارج یوگنڈا مشن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت جنجہ پہنچ گئے ہیں۔ آپ اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے پچھلے ماہ کی ۷ تاریخ کو یوگنڈا جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۹ اپریل بروز اتوار شام ۵ بجے منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ ریہرسل اسی روز صبح ۸ بجے ہوگی۔ ڈگری لینے والے جملہ طلباء وقت سے قبل ربوہ پہنچ جائیں۔ گون اور ہڈ یونیورسٹی ڈیلرز سے مل جائیں گے۔ جن کا نمائندہ یہاں موجود ہوگا۔

(پرنسپل)

احباب کی آگاہی کیلئے ضروری اعلان

نگران بورڈ کے فیصلہ کے مطابق شعبہ رشتہ ناطہ جس کے انچارج محترم مولوی ظہور حسین صاحب بخارائی ہیں نظارت امور عامہ سے نظارت اصلاح و ارشاد میں منتقل ہو چکا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ نیز اس سلسلہ میں ان کے ساتھ پورا پورا تعاون بھی فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ اپریل ۶۴ء

مولوی عزیز زبیدی کی مغالطہ انگیزیاں

(قسط نمبر ۵)

مولوی عزیز زبیدی صاحب فرماتے ہیں:۔
"ملک میں مختلف مکاتیب فکر موجود ہیں ان کا اور ان کے رہنماؤں کا اصولی احترام ہم اپنا دینی اور اخلاقی فریضہ تصور کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ ہماری واضح رائے ہے کہ آئینی حدود کے اندر رہ کر ایک دوسرے کا دیانتدارانہ جائزہ لینا بھی جائز ہے اگر کوئی اس کے یہ معنی لیتا ہے کہ ایں کرنا پاکستان کی "یکجہتی" کو نقصان پہنچانا ہے تو اسے اپنی دماغی کیفیت کا علاج کرانا چاہیئے۔"

(ایشیا لاہور ۳/۱۲ صلا)

جو اصول مولوی صاحب نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ہم اس کی حرف حرف تائید کرتے ہیں۔ اہلِ علم حضرات کا واقعی یہ کام جائز ہے کہ وہ ایک دوسرے فرقے کے عقائد کا قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ لیں مگر یہ کام نہایت دیانتداری اور رواداری کی سپرٹ چاہتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی اس کی کسی قدر وضاحت کی ہے اور احمدیوں کے عقیدۂ نبوت کی مثال دے کر بتایا ہے کہ ایسا کرنے کے لئے علماء حضرات کو چاہیئے کہ پہلے اس عقیدہ کے مابہٖ و ما علیہ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور جو عقیدہ صاحبِ عقیدہ اپنا بیان کریں اس کو صحیح سمجھ کر تنقید کا قلم اٹھائیں۔ اپنی طرف سے دوسروں کے ذمہ عقیدہ لگا کر تنقید کرنے نہ بیٹھ جائیں۔

سنجیدہ لوگوں نے مختلف فرقوں اور مکاتیب کے اختلافات کے طے کرنے کے لئے یہی اصول پیش کئے ہیں۔

(اوّل) یہ کہ عقیدہ کا وہی مطلب لیا جائے جو کوئی فرقہ اس کا بتاتا ہے محض اپنی طرف سے قیاس آرائی کر کے تنقید نہیں کرنی چاہیئے۔

(دوم) یہ کہ اختلافات کے لئے قوتِ برداشت پیدا کی جائے۔ یعنی اگر کوئی دیکھے کہ دوسرے فرقے کا عقیدہ اس کے اپنے عقیدہ سے مختلف ہے اور وہ دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ اس کا اپنا عقیدہ صحیح ہے اور دوسرے کا عقیدہ غلط ہے تو اس اختلاف کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرے اور سوچے کہ ضروری نہیں ہے کہ ہر کوئی اس کے عقیدہ کو اختیار کرے۔

اس ضمن میں تیسری بات یہ ہے کہ بیشک ہر ایک کو افہام و تفہیم سے اختلافات پر غور کرنے کی اجازت ہے مگر کسی کو یہ اجازت نہیں ہے کہ کسی قسم کا بیرونی اثر ڈال کر دوسرے کا عقیدہ بدلوایا جائے۔ اسلام میں دین میں جبر سخت ممنوع ہے۔ دوسرے لفظوں میں عقائد کی افہام و تفہیم میں کسی قسم کے سیاسی یا معاشرتی دباؤ سے کام لینا اسلامی روح کے خلاف ہے۔ چونکہ عقائد کا مسئلہ بہت نازک ہے۔ کوئی انسان جبر سے اپنا عقیدہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض دفعہ انسان ضد میں آ کر اپنا عقیدہ خواہ وہ غلط ہی ثابت ہو جائے نہیں چھوڑتا اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ بعض لوگ محض اس لئے بہتر عقیدہ اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ ان سے جبرًا منوایا جا رہا ہے محض جبر کی وجہ سے وہ اڑ بیٹھتے ہیں۔ آپ نے سورج اور ہوا کے مقابلہ کی حکایت تو ضرور سنی ہوگی کہ دونوں نے اپنی اپنی طاقت آزمانے کے لئے ایک مسافر پر امتحان کیا کہ کون اس کے کپڑے اتروا دیتا ہے۔ ہوا نے بڑا زور لگایا کہ زبردستی مسافر کے کپڑے اتروا دے مگر جوں جوں وہ تیز ہوتی مسافر اور بھی کپڑوں کو جسم کے ساتھ لپیٹتا جاتا اس لئے وہ ناکام ہوتی مگر سورج نے آہستہ آہستہ اپنی تمازت مسافر پر ڈالی تو مسافر نے پہلے کوٹ اتارا پھر قمیص اور پھر بنیان بھی اتار کر سائے میں جا بیٹھا۔

افسوس ہے کہ ہمارے اہلِ علم حضرات دوسروں کے عقائد بدلوانے کے لئے جبر استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بریلویوں اور دیوبندیوں میں آئے دن تنازعات تلخی کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اگر اہلِ علم حضرات اتحاد کر کے کسی ایک فرقے کے ساتھ بھی ایسا سلوک روا رکھیں گے تو چونکہ یہ اصول مصالحت کی بنیادی خلاف ورزی ہے ان کو یقیناً اتحاد میں ناکامی ہوگی۔ اور سوائے فساد فی الارض کے وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکیں گے۔ پھر دوسرے فرقوں کو فتنہ فتنہ کہنے سے بھی نقصان ہی ہوگا۔ اصل طریق یہ ہے کہ بغیر کسی قسم کے منافرانہ الفاظ استعمال کئے دوسروں کے اصولوں پر دیانتدارانہ علمی بحث کی جائے

ذیل میں ہم شیعوں کے اخبار رضاکار سے ایک اداریہ کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ اکثر ہمارے اہل علم حضرات کیا غلطیاں کر رہے ہیں جن کی وجہ سے ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ فھوھذا۔

"اس حقیقت سے کوئی ذی شعور محب وطن پاکستانی انکار نہیں کر سکتا کہ پاکستان تمام اسلامی فرقوں کی متحدہ جدوجہد سے معرضِ وجود میں آیا ہے اور یہی اتحاد ہی پاکستان کے استحکام اور ترقی کا ضامن ہو سکتا ہے ـــ پاکستان میں بسنے والے ہر فرقہ کو اپنے اپنے معتقدات کے مطابق زندگی گزارنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ ہر فرقہ پوری آزادی کے ساتھ اپنے عقائد کی تبلیغ کر سکتا ہے اور اپنے مذہبی مراسم ادا کر سکتا ہے ـــ لیکن مذکورہ فسادی گروہ سوادِ اعظم کو اقلیتی فرقوں کے خلاف یہ کہہ کر بھڑکاتا رہتا ہے کہ پاکستان میں اکثریت ان کی ہے۔ حکومت ان کی ہے لہٰذا اقلیتی فرقوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ آزادانہ طور پر اپنے عقائد کی تبلیغ کریں۔ اور اپنے مذہبی مراسم ادا کریں ـــ"

(رضاکار ۸/۴/۶۴ صـ۳)

یہ صورتِ حال بہت ہی قابلِ اعتراض ہے ایسا کیوں ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سیاست کو مذاہب میں گھسیڑا جاتا ہے اور اکثریت اور اقلیت کا سوال پیدا کر کے اقلیتی فرقوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ پاکستان میں بلکہ کسی اسلامی ملک میں فرقوں کی اکثریت و اقلیت کا سوال نہایت مہلک ہے۔ ساری دنیا بھی اگر ایک طرف ہو تو اس کا یہ حق نہیں کہ محض اپنی اکثریت کے بل پر ایک شخص کو اپنے دیانتدارانہ عقیدہ سے ہٹا دے۔

ہم نے یہ سطور محض اس لئے لکھی ہیں کہ دکھایا جائے کہ جب تک مسلمان اہلِ علم حضرات اندرونی اختلافات کو اہمیت دیتے رہیں گے اور ایک دوسرے کو فتنہ فتنہ کہہ کر باہم جنگ و جدل میں مصروف رہیں گے وہ کوئی اچھا کام نہیں کر سکیں گے۔

اس وقت دنیا کے حالات پر نظر ڈالنے سے آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ ساری دنیا خواہ کہیں ہو مسلمانوں کی دشمن بنی ہوئی ہے۔ سائپرس ہو بھارت ہو۔ کشمیر ہو فلسطین ہو کہاں مسلمانوں کو چین ہے۔ ہزاروں مسلمان ناحق قتل کئے جا رہے ہیں۔ ان کو اپنے وطنوں اور گھروں سے نکالا جا رہا ہے اس وقت فوری مسئلہ جو اہلِ علم حضرات کے سامنے آنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہر جگہ مسلمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کیوں ہو رہا ہے۔ مسلمان اہلِ علم حضرات سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس مسئلہ کا حل تلاش

(باقی صـ۷ پر)

ترے نام کے صدقے

ہے کتنا حسین نام ترے نام کے صدقے
میں بندۂ بے دام ترے نام کے صدقے

میخانۂ ہستی میں کئی یوسفِ کنعاں
بکتے رہے بے دام ترے نام کے صدقے

کود ے جو کبھی آتشِ نمرود میں عشاق
شعلے بھی ہوئے رام ترے نام کے صدقے

چھٹتی گئی ظلمت تری یادوں کی کرن سے
مٹتے گئے اوہام ترے نام کے صدقے

بتخانے کا افسوں نہ طلسماتِ زمانہ
ٹوٹے ہیں کئی دام ترے نام کے صدقے

ذی ہوش ہر اک گام پہ کچھ سوچ رہے ہیں
دیوانے ہر اک گام ترے نام کے صدقے

یادوں میں تری ڈوب کے اُبھرا نہیں کرتے
ہم ہو گئے گمنام ترے نام کے صدقے

وہ اور ہیں جو طالبِ اکرام ہوئے ہیں
لیتے ہیں جو انعام ترے نام کے صدقے

مرے لئے اے صاحبِ الطاف و عنایات
کافی ہے ترا نام ترے نام کے صدقے

[illegible]

والد محترم حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی یادیں

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از محترم محمد اسمعیل صاحب بقاپوری عفی عنہ ۔ کراچی)

"مولانا صاحب! میرے لئے دعا فرمائیں"
کوئی صاحب جو حضرت والد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے آتے ۔ کہتے ۔ اور وہ مجسم دعا بن کر فوراً بجلی کی سی پھرتی کے ساتھ بیٹھ جاتے اور قاضی الحاجات کے ہاں خشوع و خضوع سے دعا فرماتے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کس قدر فضل و احسان تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیضِ محبت کی برکت سے آپ صاحبِ رؤیا و کشوف و الہامات اور مستجاب الدعوات بزرگ بنے ۔ روزانہ ڈاک میں بیسیوں خطوط احمدیوں اور غیر احمدیوں کی طرف سے دعا کیلئے آتے تھے ۔ آپ ہر ایک کے لئے دعا فرماتے اور خطوط کے جوابات بھی فوراً تحریر کرانے کا انتظام فرماتے ۔

آہ! وہ پاک وجود اب ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے چھن گیا مگر ہم حیی و قیوم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور نہیں کہتے مگر وہی الفاظ جن کے ادا کرنے کا ایسے موقعوں پر اس نے قرآن پاک میں حکم دیا ہے ۔ یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ یقیناً ہم سب اسی کی امانتیں ہیں جو ایک نہ ایک دن اس کو سپرد کی جانے والی ہیں ۔ سبحان اللہ کتنے عظیم الشان تسلی دینے والے الفاظ ہیں ۔ بے شک قدرتی طور پر ہمارے دل غمگین بھی ہیں کہ ہم ان فیوض و برکات سے محروم ہو گئے ہیں جو ان کی زندگی سے وابستہ تھے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے آپ نے اپنے پیارے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا انا بفراقك یا ابراهیم لمحزونون ہم بھی سیوتِ احمدیت حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ کی فرقت پر انا بفراقك یا ابراهیم لمحزونون کہہ کر قناعت کرتے ہیں وحسبنا اللہ ۔ نعم المولیٰ و نعم النصیر ۔

حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا صدمہ آپ کے لئے ناقابلِ برداشت تھا ۔ اس پر آپ کے رفیق اور جگری دوست حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کی رحلت نے تو آپ کو بالکل نڈھال کر دیا ۔ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء سے قبل آپ کو اپنی وفات کے متعلق صریح اشارات ہو چکے تھے ۔ آپ نے ہمیں بھی مطلع فرمایا ۔ اس کے علاوہ آپ کی کتاب "حیات بقاپوری" میں مندرجہ ذیل دو خوابوں سے بھی صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ کو ۲۱ مارچ ۱۹۶۴ء تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آنے والا ہے ۔

اوّل ۔ ۲۲ مارچ ۱۹۲۷ء بوقت سحری میں نے دیکھا کہ میں اپنی والدہ مرحومہ کے ہمراہ روٹی کھا رہا ہوں اور میری بیوی حیات بیگم بھی میرے پاس ہے جس سے مجھے یہی خیال آیا کہ شاید میری اجل قریب ہے اس سے کچھ گھبراہٹ سی ہوئی ۔ بعد میں ذرا غنودگی ہوئی تو آواز آئی ۔

"ابھی عمر ڈیڑھ پاؤ رہتی ہے"
پھر آنکھ کھل گئی تو قلب میں ایک قسم کی بشاشت محسوس کرتا تھا ۔ بعد میں جب میں نے ڈیڑھ پاؤ کا حساب کرنا چاہا تو میرا ذہن ۴×۲۰=۸۰ کی طرف گیا اور دل نے کہا کہ اس میں سے پچاس برس تو گزر گئے ہیں اور تیس ابھی باقی ہیں ۔" (حیاتِ بقاپوری حصہ سوم صفحہ ۱۴۸)

گویا اس رؤیا کے ذریعہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۷ء تک عمر کی بشارت دی گئی مگر دوسری رؤیا جو درج ذیل ہے کے ذریعہ عمر میں سات سال کی زیادتی کی مزید بشارت دی گئی ۔

دوم ۔ ۱۹۴۰ء میں جبکہ میں نے اپنے خرچ پر دو ماہ کے لئے چک ۹۹ شمالی میں رہ کر جماعت کی تعلیم و تربیت کا کام کیا تو ۲ مئی ۱۹۴۰ء کو مجھے الہام ہوا "تیری عمر سات سال زیادہ کی گئی ۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میری عمر اسّی سال سے زیادہ ہوگی ۔

(حیات بقاپوری حصہ اوّل صفحہ ۲۰۲)

اللہ اللہ کس قدر واضح دونوں خوابیں ہیں ۔ خدائے علیم و خبیر کی ہستی کا زندہ ثبوت اس کے بعد ۱۳ مارچ ۱۹۶۱ء کی رات جبکہ میں حضرت والد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سی ایم ایچ لاہور تیمارداری کے لئے حاضر تھا تو آپ نے دوشنبہ ۔ سہ شنبہ فرمایا ۔ اور ۲۱ مارچ ۱۹۶۴ء سے پہلے ۱۶ اور ۱۷ مارچ کو ہی دوشنبہ اور سہ شنبہ پڑتے تھے جن کی درمیانی رات آپ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے ۔ وصدق اللہ ومن اصدق من اللہ قیلا ۔

حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ رمضان شریف کے معاً بعد بندش پیشاب کے عارضہ میں مبتلا ہوئے ۔ ۹ مارچ ۱۹۶۴ء ربوہ میں محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ نے بذریعہ کیتھیڈر پیشاب کا اخراج کیا اور کافی آرام محسوس ہوا ۔ مگر ۱۰ ، ۱۱ مارچ کی درمیانی شب کافی خون نکل جانے سے سخت کمزوری ہو گئی ۔ برادرم ڈاکٹر میجر محمد اسحٰق صاحب سلمہ کو جو اس وقت لاہور تھے بذریعہ تار اطلاع دی گئی ۔ آپ ۱۱ مارچ کو ہمراہ ہمارے خالہ زاد بھائی برادرم خان نور علی خاں صاحب ایمبولنس لے کر رات کو ربوہ پہنچ گئے تاکہ آپ کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور میں اپریشن کے لئے داخل کرا دیں ۔ جب برادران نے اپنے آنے کی غرض بیان کی ۔ تو آپ نے فرمایا کہ لاہور سے نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نہ ہی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب زندہ واپس آئے اور یہ بھی فرمایا کہ میرا اپریشن نہیں ہوگا ۔ برادرم ڈاکٹر صاحب نے بہر حال علاج کے لئے زور دیا اور اسی رات واپس لاہور پہنچ کر ہسپتال میں داخل کر دیا ۔ مجھے بھی حالات سے بذریعہ تار اطلاع دی گئی ۔ ۱۲ مارچ بذریعہ تیز رو سوار ہو کر دوسرے روز علی الصبح آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ۔ اس وقت آپ کو کافی آرام تھا اور کیتھیڈر کے ذریعہ ہی پیشاب خارج کیا جا رہا تھا ۔ حضرت والدہ صاحبہ اپنی بیماری کے باوجود آپ کی تیمارداری میں مصروف تھیں ۔ حضرت والد صاحب مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دعا فرمائی ۔ بچوں کی خیریت دریافت فرمائی ۔ جماعت کراچی کے چند بیمار دوستوں نے دعا کے لئے کہا تھا ان کی خدمت میں اس کے لئے بھی عرض کیا ۔ آپ نے ان کے لئے بھی دعا فرمائی ۔ دوپہر کو تھوڑا سا کھانا کھایا اور شام تک پھر باتوں میں مصروف رہے ۔ یہ جمعہ کا روز تھا ۔ رات کو اچھا خاصہ کھانا تناول فرمایا اور رات بھر یخنی ۔ دودھ ۔ رس اور گلوکوز ملا ہوا پانی پیتے رہے ۔ اور ساتھ ساتھ دینی باتیں بھی بیان فرماتے رہے ۔ جمعہ اور ہفتہ کی پوری رات ہم دونوں نے آنکھوں میں گزاری ۔ کیونکہ اس رات میں اکیلا ہی آپ کے پاس تھا ۔ اور یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ ہفتہ کی دوپہر تک جب تک کہ آپ پورے ہوش میں تھے مجھ سے گفتگو فرماتے رہے ۔ بلکہ ہفتہ کی صبح کو تو وصیت کے رنگ میں ہی باتیں بیان فرمائیں ۔

آخری بار فرمایا کہ کرم الٰہی کو جانتے ہیں؟ میں نے عرض کیا خوب جانتا ہوں ۔ ایک تو بابا کرم الٰہی تھے جو ہمارے دور کے رشتہ دار اور ہمارے گھر دار الفضل کے پڑوس میں رہتے تھے اور دوسرے کرم الٰہی ایک فرشتہ کا ذکر آپ نے "حیات بقاپوری" میں بھی فرمایا ہوا ہے جو ۱۹۱۱ء میں جبکہ آپ بیمار تھے آپ کو خواب میں ایک مقام پر لے گیا تھا اور کہا تھا کہ جب آپ اس مقام پر پہنچیں گے اس وقت آپ مرنے پر راضی ہوں گے ۔" آپ یہ سن کر خوش ہوئے ۔

یہ غریب طلباء کی امداد کا خاص وقت ہے

جماعت کے مخیر دوست حصّہ لیکر ثواب کمائیں

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں

اس وقت سکولوں کے نتائج نکل رہے ہیں اور غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں میں داخلہ کی رقم وغیرہ کے لئے حقیقی ضرورت ہوتی ہے جس کے مہیا نہ ہونے پر خطرہ ہوتا ہے کہ وہ تعلیم سے محروم ہو جائیں گے ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض غریب طلباء از خود تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت نہ رکھتے تھے وہ سلسلہ کی بروقت امداد کے ذریعہ تعلیم پا کر جماعت کے نہایت مفید اور کارآمد وجود بن گئے ۔ پس ان دنوں جماعت بندی کا وقت ہے ۔ میں جماعت کے مخلص اور مخیر دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ آگے بڑھ کر اس نیک کام میں حصہ لیں اور جماعت کے غریب اور ہونہار بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹائیں ۔ نظارت خدمتِ درویشاں کی طرف سے ان طلباء کی امداد کی جاتی ہے جو ہونہار ہوتے ہیں اور ان کے متعلق افسر درسگاہ اور جماعت کے صدر کی رپورٹ بھی تسلی بخش ہوتی ہے ۔ پس جماعت کے ذی ثروت دوست آگے آئیں اور اس کارِ خیر میں حصّہ لے کر جماعت کے ہونہار بچوں کی خدمت کا ثواب کمائیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

اور فرمایا ٹھیک ہے وہ مقام آ گیا ہے اور فرمایا "سب کو سلام" "مقام ابراھیم ومن دخلہ کان آمناً"۔ "اللہ۔ اللہ" "اللہ حافظ" اور پھر شہادت کی انگلی بھی اٹھائی اور یہ قریباً دس گیارہ بجے صبح کا وقت تھا۔ اس کے بعد آپ پر پھر غنودگی طاری ہو گئی۔ حضرت والدہ صاحبہ صبح گیارہ بجے کے قریب تشریف لائیں آپ نے حضرت والد صاحب کو السلام علیکم فرمایا۔ خیریت دریافت کی۔ مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے یہ سمجھ کر کہ رات بھر جاگنے کی وجہ سے نیند آ گئی ہے والدہ صاحبہ کو مزید بات نہ کرنے کا اشارہ کیا اور خود ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے باہر چلا گیا۔ چونکہ ڈاکٹر کرنل محمود احمد صاحب اور صوبیدار محمد شفیع صاحب جو نہایت مخلص احمدی ہیں۔ ہر وقت حضرت والد صاحب کا خیال رکھتے تھے اس لئے جب عصر کے وقت واپس ہسپتال پہنچا تو حضرت والدہ صاحبہ نے بتایا کہ جب سے میں آئی ہوں۔ یہی حالت ہے۔ اور پوری طرح ہوش بھی نہیں۔ میں بھاگا بھاگا کرنل صاحب کے پاس گیا تو انھوں نے بتایا کہ ان کی حالت نازک ہو چکی ہے اور گلوکوز بذریعہ انجکشن دینا شروع کر دیا۔ شام کو کرنل صاحب نے مایوسی کا اظہار کر دیا۔ دریں وقت برادرم میجر ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب مع اپنے اہل و عیال اور ہماری چھوٹی بہن مبارکہ بیگم گولڑہ اور پنڈی سے لانے کے لئے حضرت والد صاحب کے فرمانے پر گئے ہوئے تھے واپس تشریف لے آئے اور انھوں نے جو پیچیدہ حالات کا جائزہ لے کر مناسب علاج کے لئے مزید علاج و کوشش شروع کر دی۔ بہتر ہر ممکن دوا کی گئی مگر حالت خراب سے خراب تر ہوتی گئی۔ دو دن مزید نیم بیہوشی رہی آخر دوشنبہ کا طلوع ہو گیا میں نے وہیں حضرت والد صاحب کو سورہ یاسین سنائی اور برادرم ڈاکٹر صاحب نے صاف صاف کہہ دیا کہ آج حضرت والد صاحب کا آخری دن معلوم ہوتا ہے اس لئے صبر سے کام لینا اور ضروری امور کے لئے ربوہ جانے کی اجازت چاہی کیونکہ مجھے اس بات کا بھی شدت سے احساس ہوا کہ ربوہ جا کر خود اہل ربوہ کو دعا کے لئے تحریک کروں چنانچہ ہفتہ کی شام ربوہ پہنچ کر عشاء کے وقت تمام مساجد میں دعا کی تحریک کروانے میں کامیاب ہو گیا وہاں ہی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ نے مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس کو فرمایا کہ علی الصبح الفضل میں بھی دعا کی پرزور تحریک کی جائے مگر افسوس کہ اس اعلان دعا کی نوبت ہی نہ آ سکی۔ اور ہمارے پیارے اباجان دوشنبہ سہ شنبہ کی درمیانی رات ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے رخصت ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علی الصبح ۱۷ اپریل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ کی خدمت میں جب میں اور میرے برادر نسبتی سید عباس علی شاہ صاحب حضرت والد صاحب کی وفات کی اطلاع دینے کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے انا للہ پڑھ کر ہم کو قریباً آدھ گھنٹہ تک صبر جمیل کی تلقین فرمائی حضرت والد صاحب کے فضائل و شمائل اور محاسن عالیہ پر روشنی ڈالتے ہوئے دعا کے تجربات پر لمبا تبصرہ فرماتے رہے صحابہ کرام کے تیزی سے سفر رحلت اختیار کرنے پر بڑے دکھ بھرے لہجہ میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی تحریک فرمائی نیز بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فی زمانہ احمدیہ جماعت کو دعا کا ایسا ہتھیار عطا فرمایا ہے جس کے آگے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بھی ہیچ ہیں نیز فرمایا "حیات بقاپوری" کا ایک ایک واقعہ پڑھنے سے روحانیت ترقی پذیر ہوتی ہے اور ایمان بڑھتا ہے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی ایک جلد ہمیشہ ہمارے سرہانے رہتی ہے سونے سے قبل میں اس کو پڑھ کر آرام سے استراحت کرتا ہوں۔ غرض کافی عرصہ تک تعزیت فرمانے کے بعد تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات میں آپ مصروف ہو گئے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہماری درخواست پر فوراً حضرت والد صاحب کو قطعہ "خاص" میں تدفین کے لئے اجازت حاصل فرمائی۔ صبح سات بجے لاہور سے تابوت آ گیا۔ حضرت امیر المومنین نے مولانا جلال الدین صاحب شمس کو جنازہ پڑھانے کے لئے فرمایا جنازہ میں شمولیت کے لئے جملہ دفاتر اور تعلیمی ادارہ جات میں تعطیل کر دی گئی اور ہزاروں غمگساروں نے آخری بار آپ کا رخ انور دیکھ کر قریباً ۱۱½ بجے دوپہر آپ کی تجہیز و تکفین کو مکمل کیا۔

میں حضرت والدہ صاحبہ اور اپنے جملہ بہن بھائیوں کی طرف سے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کا انجام بخیر کیا آپ کو دینی و دنیوی نعمتوں سے بہرہ ور فرمایا۔ آخری ایام میں خصوصاً آپ کو بہت آرام رہا اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اب میں بالکل مطمئن ہوں اور ہر وقت اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہونے کے لئے تیار ہوں

فالحمد للہ رب العالمین

پھر ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ممنون احسان ہیں کہ آپ نے باوجود خود بیمار ہونے کے حضرت والد صاحب کی وفات کو سخت بے چینی سے محسوس فرمایا ہم سے بذریعہ خط بھی تعزیت فرمائی۔ اور حضرت والد صاحب کو قطعہ خاص میں تدفین کی اجازت مرحمت فرما کر خاندان بقاپوری پر ہمیشہ ہمیش کے لئے احسان فرمایا اے مولیٰ! تو ہمارے پیارے امام ہمام کو جلد از جلد لمبی اور نافع صحت والی زندگی عطا فرما آمین ثم آمین۔

پھر ہم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ کے بھی از حد شکرگزار ہیں جنہوں نے حضرت والدہ صاحب کی وفات کی خبر سن کر جملہ انتظامات تجہیز و تکفین اپنی نگرانی میں باحسن طریق مکمل کرائے۔ محلہ جات میں اطلاع کروائی۔ جملہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید نیز تعلیمی ادارہ جات میں تعطیل کرائی تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب ربوہ جلیل القدر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ التحیۃ والسلام کی تجہیز و تکفین میں حصہ لے سکیں۔ فاجرہ علی اللہ وجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

پھر ہم ان تمام افراد کا جنہوں نے ذاتی طور پر یا بذریعہ تار و خطوط حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار فرمایا ہے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جس خلوص اور محبت سے انہوں نے حضرت والد صاحب کا ذکر خیر کیا ہے واقعی اس کی نظیر صرف اور صرف احمدیت میں ہی مل سکتی ہے کہ جسم کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے نہ صرف پاکستان و ہندوستان بلکہ غیر ممالک سے بھی ابھی تک تعزیتی خطوط آ رہے ہیں ہر ایک کو فرداً فرداً جواب دیا جا رہا ہے مگر اس میں دیر لگے گی جس کے لئے معذرت قبول فرمائیں۔

ایک ضروری گذارش

آخر میں میں درد بھرے دل سے تمام احباب جماعت سے ایک گذارش کرنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے پاک وجودوں کا زمرہ اب گھٹتے گھٹتے کم ہو گیا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر خود وہ روحانی خزائن حاصل کر لیں جو انہوں نے حاصل کئے۔ اپنے اعمال و کردار کو اسلام اور احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے کا عزم کر لیں۔ خود بھی دعائیں مانگیں اور بزرگوں سے بھی دعائیں کروائیں اور ان کی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ دنیا احمدیت کے روحانی ثمرات کو پہچان لے سینکڑوں افراد مجھے حضرت والد صاحب کی تعزیت کے لئے ملے ہیں اور قریباً ہر ایک نے ہی کوئی نہ کوئی واقعہ حضرت والد صاحب کی قبولیت دعا کا سنایا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر جملہ واقعات کو دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ بیسیوں واقعات کتاب "حیات بقاپوری" کی مختلف جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں لیکن اکثر ابھی تک پس پردہ ہیں۔ میں چونکہ جلد ہی ایسے واقعات کو یکجا اکٹھا انداز میں شائع کرانا چاہتا ہوں اس لئے جملہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل پتہ پر اس موضوع پر مجھ سے خط و کتابت کریں۔

غمزدہ محمد اسمٰعیل بقاپوری عفی عنہ
F/۱۵۶ - اے سینیا لائن۔ کراچی ۳

۱- تبلیغ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۷/۳/۶۲ بروز جمعۃ المبارک میرے دو لڑکوں عزیزان میر سمیع اللہ صاحب و میر کریم اللہ صاحب کے نکاحوں کا اعلان مکرم برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احمدیہ ہال کراچی میں فرمایا۔

بڑے لڑکے عزیز میر سمیع اللہ کا نکاح عزیزہ امۃ الحفیظ بی۔ اے بنت خواجہ محمد حسین صاحب مرحوم ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر طے پایا اور چھوٹے لڑکے میر کریم اللہ کا نکاح میرے بڑے بھائی میر حمید اللہ صاحب مرحوم کی صاحبزادی عزیزی طاہرہ حمید کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا گیا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں رشتوں کو طرفین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(میر امان اللہ ۷۹/۵ جیکب لائن کراچی نمبر ۳)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۴ اپریل میں عزیز محمد اسلم (کیپٹن) کو یوم پاکستان کے موقعہ پر صدر ایوب کی طرف سے "تمغۂ بسالت" دئے جانے کا اعلان ہوا ہے۔ یہ اعلان غلط ہے اصل یہ ہے کہ عزیز موصوف کو "ستارۂ بسالت" عطا کیا گیا ہے۔ احباب کرام یہ تصحیح نوٹ فرما لیں۔ شکریہ

(خاکسار عبد الحی بٹ۔ شاہنواز لمیٹڈ۔ راولپنڈی)

گورونانک جی کا سفر مکہ

از عباد اللہ صاحب گیانی

(۳)

خاکسار نے گورونانک جی کے سفر مکہ کے سلسلہ میں پروفیسر کرپال سنگھ جی ایم اے انچارج سکھ ہسٹری ریسرچ ڈیپارٹمنٹ خالصہ کالج امرتسر سے جو خط و کتابت کی تھی اس میں یہ بات بھی زیر بحث آگئی تھی کہ یہ روایت کہ حضرت نانک جی مکہ معظمہ میں جا کر کعبہ شریف کی طرف پاؤں پھیلا کر سو گئے تھے اور پھر انہوں نے اپنے پاؤں سے مکہ معظمہ یا کعبہ شریف کو گھما دیا تھا۔ گورو ارجن جی کے زمانہ تک وجود میں نہیں آئی تھی۔ اگر اس زمانہ میں اس روایت کا کوئی وجود ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ گورونانک جی اسے گورو گرنتھ میں درج نہ کرواتے۔ جبکہ انہوں نے نام دیو جی کا مندر گھمانا گورو گرنتھ صاحب میں ایک سے زائد مقامات پر درج کروا دیا تھا۔ کیونکہ گورو جی کا مقام اور مرتبہ گورو ارجن جی کی نظر میں نام دیو جی کے مقام اور مرتبہ سے کہیں اعلیٰ اور برتر تھا۔ خود سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے کہ گورو ارجن جی نے گورونانک جی سے متعلق یہ فرمایا کہ :-

سبھتے وڈا ست گورو نانک جن کل راکھی میری
(سوہی محلہ ۵ صفحہ ۷۵۰)

یعنی :-

"میرا ستگورو نانک سب سے بڑا ہے
جس نے میری شکتی (وعزت) قائم رکھی ہے"
(ترجمہ از شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۷۵۰)

پس گورو ارجن جی کا اپنے سب سے بڑے گورو نانک جی سے متعلقہ روایت کو گرنتھ صاحب میں درج نہ کروانا اس امر کی بین دلیل ہے کہ ان کے زمانہ میں اس روایت سے کوئی بھی آشنا نہ تھا۔ یعنی نہ تو سکھ گورو صاحبان اور نہ ان کے عقیدتمندہی اس امر کو تسلیم کرتے تھے کہ گورونانک جی نے مکہ معظمہ میں جا کر کعبہ شریف کی طرف پاؤں پھیلائے تھے اور پھر مکہ معظمہ یا کعبہ شریف کو گھما دیا تھا۔ اسی وجہ سے یہ روایت گورو گرنتھ صاحب میں درج نہ ہو سکی اور نہ سوڈھی مہربان جی نے اپنی مشہور تصنیف جنم ساکھی گورونانک دیو جی میں اسے درج کیا۔ ورنہ جو الزام پروفیسر صاحب موصوف نے اس سلسلہ میں سوڈھی مہربان جی پر عائد کیا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اسے اپنی جنم ساکھی میں شامل نہیں کیا وہی الزام

گورو ارجن جی پر بھی عائد ہو گا۔ جنہوں نے ایک ہندو بھگت نام دیو جی کا مندر گھمانا تو گورو گرنتھ صاحب میں ایک سے زائد مقامات پر درج کروا دیا مگر اپنے سب سے بڑے ست گورو نانک جی کا مکہ یا کعبہ گھمانا ایک جگہ بھی درج نہ کروایا۔

پروفیسر صاحب تو اس کا جواب نہ دے سکے اور انہوں نے اس بارہ میں تا دم تحریر خاموش رہنا ہی مناسب خیال کیا۔ مگر میرے معزز دوست سردار شمشیر سنگھ جی "اشوک" جی نے اپنے "مقالہ" میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ اگر وہ بھی خاموش ہی رہتے تو ہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہوتا کیونکہ وہ بھی نادانستہ طور پر ہمارے خیال کی تائید کر گئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ :-

"گیانی عباد اللہ صاحب بھگت نام دیو جی دو شبد سری گورو گرنتھ صاحب میں سے .... لکھ کر دریافت کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے بھگت نام دیو جی کے مندر گھمانے سے متعلق .... دونوں شبد آدگرنتھ صاحب میں درج کئے تھے تو انہوں نے گورو نانک جی کا مکہ گھمانا کیوں نہ درج کیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گورو صاحب اس وقت ایک مؤلف کی حیثیت میں گوربانی اور بھگت بانی تالیف کر رہے تھے۔ ساکھیاں یا تاریخ نہیں لکھ رہے تھے۔ نیز قابل غور بات یہ ہے کہ بھگت نام دیو جی کے .... دونوں شبد ان کی اپنی بانی میں سے ہیں کسی ساکھی یا تاریخ میں سے نہیں۔ جس کی وجہ سے گورو صاحب نے یہ شبد بھگت جی کے قول ایڈٹ کر کے آدگرنتھ صاحب کی جلد میں شامل کر دئے لیکن اس کے مقابلہ پر گورو نانک دیو جی کی مکے کی ساکھی سے متعلق بھگت یا بھائی گورو سکھوں کو نے شبد ہیں جن کی ادر بانی تو گورو صاحب نے پروان کیا ہو اور یہ شبد نہ

در بار رکھائے ہوں"۔
(ترجمہ از گورمت پرکاش فروری ۱۹۶۲ء)

میرے معزز دوست اسے کہتے ہیں کہ حق کا بول بالا۔ آپ نے یہ بیان کر کے کہ گورو نانک جی کے مکہ یا کعبہ کو گھمانے سے متعلق کسی بھائی پورکھ یا بھگت کا بیان کردہ کوئی شبد نہیں ہمارے خیال کی ہی تائید کی ہے۔ جب حقیقت یہ ہے کہ گورو ارجن جی کے زمانہ تک یہ خیال ہی پیدا نہیں ہوا تھا کہ گورونانک جی مکہ شریف جا کر کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سوئے تھے۔ اور پھر مکہ شریف یا کعبہ شریف کو گھما دیا تھا تو اس صورت میں اس روایت سے متعلق کسی بھگت یا گورو صاحب کا بیان کردہ کوئی شبد یا شلوک کہاں سے رہا؟ اب اشوک جی ٹھنڈے دل سے غور فرمالیں کہ انہوں نے اپنے اس بیان سے ہمارے خیال کی تائید کی ہے یا اپنے خیال کو تقویت پہنچائی ہے؟

یہ درست ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کوئی تاریخ کی کتاب نہیں اور نہ ہم نے اسے تاریخی کتاب ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے مگر کیا اشوک جی اور ان کے ہم خیال سکھوں کو یہ مسلم نہیں کہ گورو گرنتھ صاحب میں ایسے شبد اور شلوک بکثرت موجود ہیں جن میں سکھ گورو صاحبان اور بھگتوں کی زندگیوں کے اہم واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مشہور سکھ ودوان بھائی ویر سنگھ جی کا بیان ہے کہ :-

"بانی میں بھی اندرونی شہادت بکثرت موجود ہیں۔ کئی ساکھیوں کے ارشادے بھی ملتے ہیں اور کئی آپ بیتیاں خود نوشت سوانعمری کی طرح درج ہیں .... خلاصہ تاریخ ہمیں خود گورو گرنتھ صاحب میں کافی حد تک مل جاتی ہے"
(ترجمہ از گورو پنتھ پرکاش دیباچہ صفحہ ۳۰)

ایک اور ودوان کا بیان ہے کہ :-

"گورو گرنتھ صاحب کی ابتدا ایک اونکار سے ہوتی ہے ...... میں مشہور و معروف عابد اور زاہد بھگتوں کی زندگی کے بعض واقعات کا ذکر بھی کیا گیا ہے"
(ترجمہ از گورمت لیکچر صفحہ ۱۸۹)

پس جب یہ حقیقت سکھ ودوانوں کو مسلم ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں ایسے شبد اور شلوک موجود ہیں جن میں سکھ گورو صاحبان کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات کا ذکر ہے اور خلاصہ تاریخ گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ اتنے بڑے

اہم واقعہ کا جس سے نہ صرف اسلام کے مقدس قبلہ کی ہی توہین ہوتی ہے۔ بلکہ قانون قدرت کے پرخچے اڑ رہے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں کوئی ذکر تک نہیں کیا گیا اسکے برعکس نام دیو جی کا مندر گھمانا درج کر دیا گیا۔ کیا اشوک جی کے نزدیک نام دیو جی کے واقعہ کو گورو نانک جی کی اس کرامت سے زیادہ اہمیت حاصل ہے؟

اشوک جی نے نام دیو جی کے مندر گھمانے کا واقعہ گورو گرنتھ صاحب میں درج ہونے کی یہ توضیح کی ہے کہ یہ واقعہ اس لئے درج ہوا کہ بھگت نام دیو جی کے بیان کردہ شبدوں میں اس کا ذکر تھا۔ یہاں یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہو گا کہ سکھوں کے بعض ودوانوں کا یہ خیال ہے کہ بھگتوں کے نام پر درج شدہ بانی گورو ارجن جی کی تصنیف ہے۔ انہوں نے خود ان کے نام پر بانی تصنیف کر کے گورو گرنتھ صاحب میں درج کی ہے (ملاحظہ ہو بھگت بانی مترجم پنڈت تارا سنگھ نروتم ہٹ گورمت نرنے ساگر صفحہ ۳۹۷) اس صورت میں بھگت نام دیو جی کے نام پر درج شدہ بانی بھی گورو ارجن جی کی بیان کردہ ہی ثابت ہو گی۔ میں ان کی اس توضیح کو درست تسلیم کر لیتا۔ مگر گورو گرنتھ صاحب اس بارہ میں ان کا ساتھ نہیں دے رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس واقعہ کا ذکر صرف بھگت نام دیو جی کی طرف منسوب شدہ بانی میں ہی نہیں ہے۔ بلکہ سکھوں کے پانچویں گورو ارجن جی کے والد ماجد گورو رام داس جی نے بھی (جو سکھوں میں چوتھے گورو تسلیم کئے جاتے ہیں) اسے اپنی بانی میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ گورو صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ :-

اہنکاریاں نندکاں پٹھ دے
نام دیو مکھ لائیا
(آسا محلہ ۴ صفحہ ۴۵۱)

گورو رام داس جی کے بیان کردہ اس قول کی تشریح شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں (جس کے مصنفوں میں پرنسپل تیجا سنگھ جی ایم اے ایسے فاضل سکھ شامل تھے) مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے کہ :-

"اس قول میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جس میں کہتے ہیں کہ نام دیو کو اچھوت خیال کر کے پنڈھر پور کے مغرور پجاریوں نے وٹھل سوامی کے مندر میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔ نام دیو دکھی ہو کر مندر کی پچھلی طرف جا بیٹھے تھے۔ ہری (اللہ تعالیٰ) نے لوٹ کر اسے وہاں ہی درشن دئے تھے۔ جس کی وجہ سے مندر گھوم گیا تھا اور پجاریوں کی طرف پیٹھ ہو گئی تھی"۔
(ترجمہ از شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۴۵۱)

نام دیو جی کے مندر گھمانے سے متعلق گورو رام داس جی کا مندرجہ بالا قول اور شبد اور بھگت گوردو گرنتھ صاحب کی مذکورہ تشریح پیش کرنے کے بعد ہم پھر اپنے اسی سوال کو دہراتے ہیں اور اپنے فاضل دوست اشوک جی سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر فی الحقیقت گورو نانک جی نے مکہ معظمہ کی طرف پاؤں کئے تھے اور اپنے پاؤں کے ساتھ مکہ معظمہ یا کعبہ شریف کو گھمایا تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ گورو رام داس جی نے ایک بت پرست اور کرشن بھگت ہندو نام دیو جی کا مندر گھمانا تو اپنے شبد میں بیان کر دیا۔ مگر سکھ عقیدہ کی رو سے جس مقدس بزرگ کے وہ جانشین تھے اس کے پاؤں کے ساتھ کعبہ یا مکہ کے گھومنے کا کوئی تذکرہ نہ کیا۔ ہمارے نزدیک تو اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ اس وقت تک ابھی یہ روایت وجود میں نہیں آئی تھی کہ گورو نانک جی مکہ معظمہ جا کر کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سوئے تھے اور پھر انہوں نے اپنے پاؤں کے ساتھ مکہ معظمہ یا کعبہ شریف کو گھما دیا تھا ورنہ وہی الزام گورو رام داس جی پر بھی عائد ہوگا۔ جو پروفیسر کرپال سنگھ جی نے اس سلسلہ میں گورو رام داس جی کے فرزند اکبر پرتھی چند کے بیٹے سوڈھی مہربان جی پر عائد کیا ہے کہ اس نے مسلمانوں کے خوش کرنے کے لئے اس روایت کو اپنی جنم ساکھی میں جگہ نہ دی۔

پس حقیقت یہی ہے کہ جب ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب میں نام دیو جی کا مندر گھمانا درج کروایا۔ اس وقت تک مکہ گھومنے والی روایت وجود میں نہیں آئی تھی۔ اس کے بعد سکھوں کو خیال پیدا ہوا کہ گورو نانک جی کی طرف بھی اس قسم کی کوئی روایت منسوب کر دی جائے چنانچہ انہوں نے نام دیو جی کے مندر گھمانے کی روایت کی نقل میں یہ روایت وضع کر لی کہ گورو نانک جی جب مکہ معظمہ گئے تھے تو انہوں نے اپنی کرامت سے مکہ معظمہ یا کعبہ شریف کو گھما دیا تھا۔ چنانچہ اس بارہ میں مشہور سکھ محقق سردار جی۔ بی سنگھ جی ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"اب غور کرو کہ مکہ پھرنے یعنی کعبہ گھومنے کا خیال کہاں سے پیدا ہوا ....

خود گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بانی میں نام دیو کے لئے مندر گھومنا مرقوم ہے ......

.... مکہ گھومنے والی کہانی شروع سے آخر تک کیسی بناوٹی اور جھوٹی نظر آتی ہے۔ نقل بھی کی ہے تو ایسی کہ پڑھ کر نقل کرنے والوں کی عقل پر رونا آتا ہے۔ (اور اسے درست تسلیم کرنے والوں کی عقل پر ہنسی)"

(ترجمہ از پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۷ء)

پس یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ سکھوں نے نام دیو کے مندر گھمانے کی روایت کے پیش نظر ہی گورو جی کے کافی عرصہ بعد مکہ یا کعبہ گھومنے والی روایت وضع کی۔ اسی وجہ سے یہ گورو گرنتھ صاحب میں مندرج نہ ہو سکی اور نہ سوڈھی مہربان جی نے ہی اسے جنم ساکھی میں شامل کیا۔ الغرض خدا تعالیٰ کے مقدس مسیحؑ کا تیس سالہ تحقیق کے نتیجہ میں یہ فرمان ایک اٹل سچائی ہے کہ گورو نانک جی کے پاؤں سے مکہ گھومنے والی روایت بعد میں وضع کی گئی ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

زکوٰۃ

کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حافظ کلاس کا اجراء

جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں میں مجلس مشاورت ۶۳ء کے فیصلہ کے مطابق حافظ کلاس کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس کلاس میں فی الحال پانچ بچے شامل ہوتے ہیں احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن مجید حفظ کرنے کی توفیق بخشے اور ان کے اس ارادے میں برکت ڈالے آمین (خاکسار غلام محمد حق معلم وقف جدید)

ان بچوں کی طرف سے ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر کسی مستحق کے نام جاری کروا دیا گیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

تقریب شادی

محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت چوہدری محمد سلطان خان صاحب کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۶/۳/۶۲ کو چک ۱۶۶ مراد میں عمل میں آئی۔ ان کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر محمد امین صاحب ولد چوہدری محمد شفیع صاحب سکنہ بھکو بھٹی سے ہوا تھا۔ احباب کرام جانبین کے لئے رشتہ بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ (خاکسار غلام محمد حق معلم وقف جدید)

اس شادی کی خوشی میں چوہدری محمد سلطان صاحب نے ایک مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کروا دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نام کی تبدیلی:۔ میں نے اپنی بچی امۃ النسیم اختر نور فقہ ایر سٹوڈنٹ جامعہ نصرت ربوہ کا نام تبدیل کر کے مسرت نسیم رکھ دیا ہے۔ براہ کرم آئندہ اسے نئے نام سے موسوم کیا جائے۔

خاکسار:۔ شریف احمد (انگلش سائیکل سٹور کچہری بازار خانیوال)

تلاش:۔ ملک منظور صاحب جو ایمپلائمنٹ ایکسچینج منٹگمری میں منیجر ہوتے تھے۔ اگر کہیں ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

عزیز احمد خان نائب تحصیلدار مکان نمبر ۳۵/۷ F
چٹیاں ہٹیاں راولپنڈی شہر

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہمارے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری احسان اللہ خان صاحب سکنہ منگووال ضلع سرگودھا ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے باعزت بری فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۲۔ برادرم مکرم صوبیدار عبدالصمد صاحب عرصہ چھ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پچھلے تین ماہ سے مزید پریشانیوں کے باعث صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔ (شیخ عبدالشکور متعلم ایم ایس سی۔ لاہور)

۳۔ خاکسار کا ۳/۴ کو ملٹری ہسپتال میں اپینڈسائیٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا ہے۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام درویشان قادیان مع دیگر احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نیاز محمد احمد بٹ پشاور)

۴۔ میری اہلیہ صاحبہ ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو شفا عطا فرمائے۔

(عبدالحکیم خان انسپکٹر وقف جدید۔ حلقہ گجرات۔)

۵۔ مکرمی جمعدار بدر عالم صاحب ملازم ایبٹ آباد کی والدہ صاحبہ بہت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ ان کی والدہ صاحبہ کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (قمر علوی سائیکل سوار سیاح از ایبٹ آباد)

۶۔ جماعت احمدیہ سونگھڑہ اڑیسہ کے ایک دیرینہ مخلص صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا عزیز رشید احمد سلمہٗ اڑیسہ ایجوکیشنل بورڈ کے آخری امتحان میں شریک ہو رہا ہے درویشان قادیان و سلسلہ سے درخواست ہے کہ عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سید صمصام الدین احمد عفی عنہ سونگھڑہ کٹک اڑیسہ

۷۔ عزیزم مرزا محمد اقبال ظفر متعلم درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ ربوہ ایک عرصہ سے سخت بیمار ہے بعض اوقات بیماری شدت اختیار کر جاتی ہے۔ جس کے باعث رات کو نیند بھی نہیں آتی جملہ احباب سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا عبدالعزیز فتح پور۔ ضلع گجرات)

۸۔ عاجز کا چھوٹا بچہ عزیزم عبدالرؤف زاہد ۲ ماہ سے بیمار ہے۔ اب اس کی صحت بہت ہی کمزور اور قابل تشویش ہو گئی ہے۔ احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحت عطا فرما دے۔ اور خادم دین بنائے۔

(عبداللطیف راجپوت صراف شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

معاصرین سے

امریکہ کے "کالے مسلمان"

از عبد الماجد

امریکہ کے (Black muslim) کالے مسلمانوں) کے لئے سوالات اکثر آتے رہتے ہیں اور ان سے متعلق مضمون اور مقالے انگریزی میں کثرت سے نکل چکے ہیں کچھ مراسلے صدق میں بھی چھپ چکے ہیں۔ مختلف متضاد باتیں۔ کسی نے انتہائی حسن ظنی سے کام لیا۔ کسی نے بدگمانی کی۔ اصل حقیقت اب تک مشتبہ ہی رہی۔ اب خدا بھلا کرے حیدرآباد دکن کے ایک صدق نواز کا جو کچھ روز سے امریکہ (OHIO) میں مقیم ہیں کہ انھوں نے بجائے اپنی رائے زنی کے الیاس محمد یہ نام ہے اس تحریک یا مذہب کے موجودہ لیڈر کا) کے انگریزی کے دو پرچے بھیج دیئے ہیں اور ان سے اس جماعت کے عقیدے اصالتاً یا براہ راست معلوم ہو گئے پرچہ کا نام Mohammad Speaks ہے جسے اردو میں یوں ادا کیا جا سکتا ہے "فرمایا محمد نے" اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ وہی بانی تحریک مراد ہیں۔ سرورق پر داہنی طرف اوپر کے حصہ میں ایک مستطیل جھنڈے کی سی تصویر ہے جس پر ہلال اور تارے کی تصویر بنی ہے اور اس کے اوپر کے دونوں گوشوں پر "آزادی" و "عدل" اور نیچے کے دونوں گوشوں پر ایک طرف "اسلام" اور دوسری طرف "مساوات" اس جھوٹے کے مقابل بائیں طرف دوسرا چوکھٹا ہے اس کی چار سطروں میں یہ عبارت درج ہے۔

"نام نہاد نیگرو کے حق میں آزادی
عدل، مساوات کے لئے وقف
زمین اللہ کی ملک ہے"

کوئی اسلامی علامت بسم اللہ وغیرہ کہیں درج نہیں۔ پرچہ بکثرت تجارتی اشتہاروں اور تصویروں سے بھرا ہوا ہے مضمون زیادہ تر "نگرو" کالوں کے جنگ حقوق سے متعلق ہیں۔ مذہبی مضمونوں کا حصہ بہت تھوڑا ہے اور ان میں بھی اسی جنگ آزادی اور جنگ حقوق کا عنصر شریک بلکہ تمام تر شریک غالب۔ قائد تحریک کا پورا نام الیاس محمد ہے ان کا نام اور ذکر جہاں جہاں آیا ہے اکثر Messenger of God کر کے آیا ہے جس کا اردو ترجمہ "رسول خدا" ہی ہو سکتا ہے ان کی تصویر جہاں جہاں ہے قدرتاً امریکی لباس سوٹ بوٹ میں ہے قرآن مجید کے حوالہ جہاں ہیں بیشتر وہاں تفسیر بالرائے اتنی نمایاں ہے کہ اس ڈانڈے صاف تحریف سے مل گئے ہیں۔ چنانچہ جہاں سورۃ السجدہ آیت) کی آیت نمبر ۳ کا حوالہ دیا ہے وہاں ترجمہ یہ کیا ہے:-

"اللہ کی طرف سے حق نام نہاد کالوں کے پاس آیا۔ انھیں میں سے ایک نذیر کے ذریعہ ہے۔"

یہ الیاس محمد صاحب (رسول خدا) خلیفہ ہیں کسی صاحب فرد محمد نامی کے جن کے قالب میں ذات باری حلول کر کے نمودار ہوئی تھی۔ اس عقیدے کی تصریح جا بجا ہے۔

اخیر صفحہ پر ایک پورے کالم میں اپنے عقیدے نمبر دار درج کر دیئے ہیں۔ اور یہی کالم ہمارے آپ کے کام کا سب سے زیادہ ہے اس میں کسی غیر کی ترجمانی کو دخل نہیں جو کچھ بھی ہے بقلم خود ہے۔

چھوٹی بڑی کل دفعات اس میں بارہ (۱۲) ہیں۔

پہلی یہ ہے کہ ہم ایمان خدائے واحد یا اللہ پر رکھتے ہیں — توحید کی حد تک تو عقیدہ صاف اور بلا غبار رہے

دوسری دفعہ یہ ہے کہ ہمارا ایمان قرآن مجید اور دوسری کتب آسمانی پر ہے — یہ بھی غنیمت ہے۔

تیسری دفعہ ذرا لمبی یہ ہے کہ ہمارا ایمان بائبل پر بھی ہے لیکن وہ محرف ہو چکی ہے اس لئے اس کی تعبیر و تفسیر از سر نو کرنا پڑے گی۔

چوتھا یہ ہے کہ ہمارا ایمان انبیاء اور ان کی لائی ہوئی سب کتابوں میں ہے — اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق رسالت اس صراحت کے ساتھ نہیں جو ہونی چاہیئے

پانچویں دفعہ یہ کہ ہم حشر و نشر کے قائل ہیں لیکن حشر جسمانی کے نہیں بلکہ حشر معنوی کے اور چونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جنھیں نیگرو کہا جاتا ہے انھیں کو سب سے زیادہ ضرورت حشر معنوی کی ہے۔ اسی لئے انھیں کا حشر معنوی ہی سب سے پہلے ہوگا۔ اس سارے عقیدہ کو ایمانیات اسلامی سے کیا واسطہ ہے؟ (ایک ملحقہ بھی اس دفعہ کے ساتھ یہ ہے کہ ہماری قوم خدا کی پسندیدہ قوم ہے۔ اس لئے کہ خدا کا وعدہ یہ ہے کہ وہ مظلوموں کو منصور کرے گا اور ہم لوگوں یعنی امریکہ کے نگروؤں سے زیادہ اس زمانہ میں مظلوم کون ہے ...!)

چھٹی دفعہ یہ ہے کہ "ہم قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ سب سے پہلے قیامت حسب وعدہ الٰہی امریکہ میں قائم ہوگی۔ اس عقیدہ کی لغویت ظاہر ہے

ساتویں دفعہ آٹھویں اور نویں دفعات کا تعلق تمام تر امریکی شہریت کے حقوق۔ امریکہ کی گوری اور کالی آبادیوں کے باہمی تعلقات وغیرہ سے ہے کہ

دسویں دفعہ یہ ہے کہ ہم بحیثیت صالح مسلمین امریکہ کے ان محاربات میں کوئی کوئی حصہ نہیں پا سکتے جن میں لوگوں کی جانیں جاتی ہیں۔

گیارہویں دفعہ یہ ہے کہ ہماری عورتیں بھی اسی عزت و احترام کی مستحق ہیں جس کی کہ دوسری قوموں کی عورتیں ہیں۔

بارہویں دفعہ، دفعہ اول ہی کی طرح اہم ترین دفعہ یہ ہے کہ اللہ نے حضرت محمد فرد کے قالب میں ظہور کیا تھا جولائی ۱۹۳۰ء میں۔ جو مسیحیوں کے مسیح موعود اور مسلمانوں کے مہدی موعود ہیں ہمارا ایمان ہے کہ اللہ ہی خدا ہے اور اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے ...

ان تصریحات سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ "یہ کالے مسلمان" کلمہ شہادت کے صرف جزو اول لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں۔ جزو ثانی محمد رسول اللہ یا اس کا کوئی مترادف وجود نہیں اجمالی ایمان کل انبیاء اور کل کتب آسمانی پر ضرور بتایا گیا ہے لیکن اتنے اجمالی ایمان کو اشہد ان محمد رسول اللہ کی واضح صراحت کے بجائے کافی سمجھ لیا جائے۔!

پھر عقیدہ حشر و یوم الآخرۃ کا جو حشر اس عقائد نامہ میں ہوا ہے وہ بھی آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

سب سے بڑھ کر کسی صاحب فرد محمد کے قالب میں حق تعالٰے کا ظہور ALLAH APPEARED IN THE PERSON OF MASTER FARD MUHAMMAD کو کیسے عقیدہ اسلامی سے مطابقت دے لی جائے۔

یہ صحیح ہے کہ رسول اللہ صلعم کا ذکر جہاں کہیں اتفاقاً آ گیا ہے وہاں آپ کا نام پوری تعظیم سے لیا ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کی جو تلمیحات آپ سے متعلق ہیں مثلاً ابراہیمی ہیں وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتک الخ یا مثلاً لتنذر قوما ما انذر آباؤھم تو وہاں ہر جگہ مراد بانی تحریک نے اپنے ہی سے لی ہے!

جو شخص بھی دعوٰی اسلام کا کرتا ہے اسے غیر مسلم قرار دینے میں ہمارے دل کو جس قدر تکلیف ہوتی ہے اس کا اللہ ہی گواہ ہے لیکن جب نوبت یہاں تک ہو تو

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

میں یہ نہیں کہتا کہ ان لوگوں کو کافر ہی کہا جائے لیکن آخر ناکافی اور ناقص شہادت پر انھیں مسلم بھی کیسے تسلیم کر لیا جائے۔!

بے شک یہ لوگ اسلام سے بہت قریب آ گئے ہیں لیکن اسلام سے قریب آ جانے اور اسلام میں داخل ہو جانے میں بھی تو فرق ہے انھیں دھتکارنا، اپنے سے ہٹانا اور ان سے خشونت کا برتاؤ ہرگز درست نہ ہوگا۔ ضرورت حکمت و شفقت کے ساتھ انھیں اپنانے اور اپنے سے قریب تر لانے کی ہے اللہ وہ دن قریب لائے جب یہ لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں اللہ کی مخلوق ادھورے اور ۵۰ فی صد نہیں بلکہ پورے اور سو فیصدی مسلمان بن جائیں۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا:- "احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقوم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کریں۔ وہ وجوہات دریافت کریں جن کی وجہ سے تمام دنیا مسلمانوں اور اسلام کی دشمن بنی ہوئی ہے

یہ ٹھیک ہے کہ شیطان نیکی کا دشمن ہوتا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ غیر اقوام مسلمانوں کی دشمن محض اس وجہ سے ہیں کہ وہ اسلام کو اپنی عیاشیوں میں مخل سمجھتے ہیں۔ بے شک یہ ایک بڑی وجہ ہے تاہم یہ وجہ کافی نہیں ہے آج دنیا پہلے کی نسبت مذہب کے بارے میں بہت کشادہ دل ہو چکی ہے۔ مذہبی تعصب فی الواقعہ پہلے کی نسبت بہت کم ہو گیا ہوا ہے ہم آئندہ اس کے متعلق وضاحت کریں گے۔

✝

مشرقی پاکستان کے ضلع جیسور میں خوفناک طوفان

۷۵ افراد ہلاک اور ۵۰۰ زخمی بے شمار مکانات منہدم

ڈھاکہ ۱۳ اپریل - ضلع جیسور کے نارائن سب ڈویژن میں خوفناک طوفان آنے سے ۷۵ افراد ہلاک اور ۵۰۰ زخمی ہوئے ہیں کھلنا ڈویژن کے کمشنر نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا کہ شاید ہلاک ہونے والوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہو کیونکہ اس امر کا امکان ہے کہ منہدم مکانوں کا ملبہ ہٹانے سے مزید لاشیں برآمد ہوں۔ علاوہ ازیں بہت سے لوگوں کے سروں پر چوٹیں آئی ہیں انھیں ہر ممکن طبی امداد بہم پہنچائی جاری ہے تاہم خطرہ ہے کہ وہ جانبر نہ ہو سکیں اس علاقہ میں گزشتہ ۹ دنوں کے اندر یہ دوسرا طوفان ہے اس سے پانچ یونینوں میں شدید تباہی پھیلی ہے بہت سے مکان منہدم ہونے کے علاوہ بے شمار مویشی بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ ہوا کا زور اس قدر سخت تھا کہ بڑے بڑے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ جیسور کے سول سرجن نے بتایا کہ زخمیوں کو موٹر لانچوں اور بسوں وغیرہ کے ذریعے ہسپتالوں میں پہنچایا جا رہا ہے اور ان کی مرہم پٹی کی جاری ہے گورنر مشرقی پاکستان جناب عبدالمنعم خاں طوفان زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کی غرض سے آج ڈھاکہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔

فسادات سازش کا نتیجہ ہیں

نئی دہلی ۱۳ - اپریل - بھارت کے مشہور رہنما جے آر ڈی ٹاٹا نے خیال ظاہر کیا ہے کہ بھارت کے طول و عرض میں حالیہ فرقہ وارانہ فسادات ایک منظم سازش کا نتیجہ تھے۔

انہوں نے گزشتہ روز جمشید پور میں شہریوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ فسادات کی باقاعدہ تحقیقات کرائی جائے۔

ملک بھر میں لائبریریوں کا جال بچھا دیا جائے

کراچی ۱۳ اپریل - مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر اے ٹی ایم مصطفےٰ نے کہا ہے کہ ملک سے ناخواندگی دور کرنے اور لوگوں میں علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ملک بھر میں لائبریریوں کا جال بچھا دینا چاہئے

انھوں نے کہا کہ لائبریریاں علم کا خزانہ ہوتی ہیں اور قوم کی تعمیر و ترقی میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں یہ ایک ذریعہ ہیں جن سے لوگ علم کی دنیا میں انسان کے سفر کے متعلق اہم معلومات حاصل کر سکتے ہیں

مسٹر مصطفےٰ نے یہ بات "ملکی ترقی میں لائبریری کے کردار" کے سیمینار کے موقع پر ایک پیغام میں کہی ہے سیمینار کا انتظام لائبریریوں کی ترقی کی سوسائٹی نے کیا ہے یہ ایک ہفتہ جاری رہے گا۔

وزیر داخلہ آج پنڈی پہنچیں گے

کراچی ۱۳ اپریل - مرکزی وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان آج بذریعہ طیارہ راولپنڈی روانہ ہو رہے ہیں آپ پاکستان اور بھارت کے درمیان وزرائے داخلہ کی کانفرنس میں شرکت کے بعد کل رات نئی دہلی سے کراچی پہنچے تھے۔ کل صبح انھوں نے یہاں دفتر خارجہ میں اعلیٰ افسروں سے بات چیت کی

لیبر پارٹی کی کامیابی یقینی ہے

لندن ۱۳ - اپریل - برطانوی لیبر پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر جارج براؤن نے کہا ہے کہ آئندہ انتخابات میں لیبر پارٹی کی کامیابی یقینی ہے اور اسے ایوان میں کم از کم نوے ارکان کی اکثریت حاصل ہو جائے گی انھوں نے کہا کہ لیبر پارٹی نے بلدیاتی انتخاب میں تقریباً تمام اہم مقامات پر کنزرویٹو پارٹی کو زبردست شکست دے دی ہے۔ جس سے عوام کے رحجان کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

ترکوں اور یونانیوں میں لڑائی

قبرص کے ترک اور یونانی باشندوں میں کیرینیا کے مقام پر گزشتہ دو روز سے گھمسان کی جنگ جاری ہے

طالبات جامعہ نصرت ربوہ کی شاندار کامیابی

۱۔ گزشتہ برس ۶۳ء میں جامعہ نصرت سے بی اے کا امتحان پاس کرنے والی مندرجہ ذیل پانچ طالبات کو محکمہ تعلیم کی طرف سے (ایم اے کے کورس کے دوران) وظیفہ حاصل کرنے کا حقدار قرار دیا گیا ہے

صوفیہ خانم - امۃ الرشید فضل الٰہی یشب ناز - ذکیہ عطا اور مبارکہ حیات

ادارہ جامعہ نصرت ان طالبات کو مبارکباد پیش کرتا ہے دعا ہے کہ یہ کامیابی ان طالبات کے لئے مزید ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔

(۲) امسال جامعہ نصرت کی بارہویں کلاس کی طالبات ریحانہ کوثر مرزا اور نصرت احمد نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کی طرف سے منعقدہ مقابلہ مضمون نویسی میں امتیازی پوزیشن حاصل کر کے انعامات حاصل کئے بورڈ کی طرف سے ہر دو طالبات کو پچاس پچاس کے نقد انعامات اور تمغہ ہائے نمبر ۱۶ و ۱۷ عطا کئے گئے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان طالبات کو یہ کامیابی مبارک کرے آمین۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

شیخ عبداللہ کو پھر گرفتار کر لیا جائے گا؟

"کشمیری لیڈر کو ملک اور آئین کا وفادار رہنا پڑے گا" - (چھاگلہ)

پٹنہ (بہار) ۱۳ اپریل - بھارتی وزیر تعلیم مسٹر محمد علی کریم چھاگلہ نے شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے کشمیر کی حیثیت کے بارے میں اپنے نظریات تبدیل نہ کئے اور ریاست کو بھارت کا جزو لاینفک تسلیم نہ کیا تو قانون حرکت میں آجائے گا۔ قانون کو حرکت میں لانے سے مسٹر چھاگلہ کا مطلب شیر کشمیر کو پھر گرفتار کر کے جیل میں ڈال دینے سے تھا۔

بھارتی وزیر تعلیم یہاں ایک پریس کانفرنس کے دوران اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب دے رہے تھے۔ مسٹر چھاگلہ نے کہا کہ کشمیر قومی اتحاد کی علامت ہے اور شیخ عبداللہ کو رہا کرنے کا جو فیصلہ کیا گیا تھا وہ اس امر کا ثبوت ہے کشمیر میں حالات پُرامن ہیں۔ مسٹر چھاگلہ نے کہا کہ بھارت اپنے اس موقف پر مضبوطی سے قائم ہے کہ کشمیر بھارت کا جزو لاینفک ہے۔

مسٹر چھاگلہ نے حفاظتی کونسل کے حالیہ اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران بھارتی وفد کی قیادت کی تھی۔ آپ نے کہا کہ اگر شیخ عبداللہ کے خلاف مقدمہ سازش واپس لے لیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انہیں ہر بات کہنے کی کھلی چھٹی مل گئی ہے انہیں ملک اور آئین کا بہر صورت وفادار رہنا پڑے گا۔

ایک اور بھارتی وزیر ستیہ نارائن سنہا نے کل ہردوار نیشنل ڈیفنس کالج کے جلسہ تقسیم انعامات میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شیخ عبداللہ نے اپنی رہائی کے بعد جو تقاریر کی ہیں ان سے ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جو بھارت کے لئے تشویش کا باعث ہیں آپ نے کہا کہ شیخ عبداللہ خواہ کچھ بھی کیوں نہ کہیں مقبوضہ کشمیر کا بھارت سے ادغام قطعی اور آخری ہے۔

یاد رہے شیخ عبداللہ نے رہائی کے بعد اپنے بیانات اور تقریروں میں کشمیریوں کے لئے حق خود ارادیت کا مطالبہ کرتے ہوئے بھارت سے کشمیر کے نام نہاد الحاق کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ ان کی اس حق گوئی پر بھارت کے سیاسی اور صحافتی حلقے سخت بوکھلا اٹھے ہیں چنانچہ یہ سفارش کی جا رہی ہے کہ شیخ عبداللہ کو فوراً گرفتار کر لیا جائے۔ تاکہ ریاست میں بھارت کے خلاف بغاوت کے شعلے کہیں بھڑک نہ اٹھیں۔

اس مطالبہ کے سلسلے میں سرکاری حلقوں نے ابھی کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا البتہ شیخ عبداللہ کی حق گوئی پر یہ حلقے بھی سخت پریشان نظر آتے ہیں۔ "ٹائمز آف انڈیا" نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ شیخ عبداللہ نے رہائی کے بعد بھارت کا یہ موقف ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ ریاست کے الحاق کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے طے ہو چکا ہے۔

صدر ناصر کے نام صدر جانسن کا پیغام

قاہرہ ۱۳ - اپریل - متحدہ عرب جمہوریہ کے ممتاز اخبار "الاہرام" کی اطلاع کے مطابق امریکہ کے صدر جانسن نے اہم بین الاقوامی مسائل کے بارے میں صدر ناصر کو ایک پیغام بھیجا ہے صدر جانسن نے اس پیغام میں سابق صدر کینیڈی اور صدر ناصر کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے ان تعلقات کو برقرار رکھنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ صدر ناصر کا جواب کل واشنگٹن بھیج دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت دونوں ملکوں کے سربراہوں کے درمیان براہ راست تعلقات کا حامی ہے کیونکہ اس طرح پُرامن فضا پیدا ہو گی۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کے رواں سال کی پہلی ششماہی ۳۰ر اپریل ۱۹۶۴ء کو ختم ہو رہی ہے تمام قائدین کوشش فرمائیں کہ اس تاریخ سے پہلے پہلے ان کی طرف سے کم از کم نصف بجٹ کے برابر مرکز میں ادائیگی ہو جائے۔

نیز جن مجالس کے پاس چندہ جات کی رقوم اکٹھی پڑی ہیں وہ فوراً مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ مہتمم مال

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک اہم تقریر

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس کے پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۱۳ اپریل بروز سوموار مکرم کمال یوسف صاحب سابق مبلغ سکنڈے نیویا "بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام" کے موضوع پر کشیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۵ بجکر ۴۵ منٹ پر بعد نماز عشاء تقریر فرمائیں گے جملہ خدام اور دیگر احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام میں شریک ہو کر مستفید ہوں

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴